حج: اجتماعیت اور مساوات کا سب سے بڑا علمبردار

مفتی افروز عالم قاسمی، نئی دہلی

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے، وہ اپنے ماننے والوں کو آفاقی افکار وخیالات سے آشنا کرانا چاہتا ہے اور اپنے متبعین کے اندر وحدت واجتماعیت کی روح پیدا کرنا اس کا نصب العین ہے۔ اس کے تمام ارکان یہ پیغام دیتے ہیں کہ انسانیت وحدت واجتماعیت کی فضا میں سانس لے۔ سب سے پہلے وحدانیت کے اعتراف اور رسالت کے اقرار کے بعد اپنے متبعین کو وارکعو مع الراکعین (رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ) نماز کی تلقین فرمائی، یعنی نماز جیسی اہم عبادت کہ بندہ اپنے آقا کے سامنے سربسجود ہوتا ہے، انفرادی طریقہ سے نہ کراکر اجتماعی طریقہ پر ادا کرنے کی تلقین کی ہے اور اسلام کی اجتماعیت پسندی کا مزاج یہیں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ اپنے ماننے والوں کو ہفتہ میں ایک دن کسی بڑے مقام پر جمع ہوکر جمعہ کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے، پھر آگے چل کر مسلمانوں میں اجتماعیت کی برقراری کے لئے پوری دنیا کے مسلمانوں کو عرفات کے میدان میں جمع کردیتا ہے، جہاں اس کی تعلیمات اور احکامات کی ادائیگی کے لئے پوری دنیا کے مسلمان ایک ہی لباس، ایک ہی جذبہ، ایک ہی آواز، ایک ہی انداز اور ایک ہی ادا کے ساتھ جمع ہوکر جملہ اعمال وافعال انجام دیتے ہیں سب کی زبان پر ''لبیک اللھم لبیک ...کا ورد جاری رہتا ہے اور سارے عربی وعجمی، گورے وکالے رنگ ولباس تہذیب وثقافت کے تمام امتیازات سے اوپر اٹھ کر صرف اور صرف اپنے تمام جذبات وخیالات کو قربان کرکے ایک مرکز پر جمع ہوجاتے ہیں اور عرفات کے میدان میں پیرو ابراہیم نظر آتا ہے۔ یہ ہے اسلام کا وہ آفاقی اجتماعیت کا پیغام جس کی نظیر دنیا کے کسی مذہب، کسی دین اور کسی تحریک میں نظر نہیں آتی۔ حج کو اگر اجتماعی رنگ میں دیکھا جائے تو حج مظاہر قدرت کا ایک عظیم سنگم نظر آئے گا اور قدرت کے اس قدر حیرت انگیز نظارے سامنے آئیں گے کہ انسان بے ساختہ پکار اٹھے گا سبحانک ما خلقت ھذا باطلا'' کہیں مختلف الخیال' متفرق الالوان' ذات برادری کا فرق تو کچھ قدوقامت اور مزاجوں میں الگ الگ، رنگ ونسل کے اعتبار سے جدا مگر سب ایک ہی تاریخ، وقت اور مقام پر دیوانہ وار اکٹھے نظر آتے ہیں۔ روم، شام، الجزائر، فلسطین، جاپان، امریکہ، برطانیہ چین،

پاکستان، ہند، عرب وعجم کے لاکھوں انسانوں کا سمندر اور اسی میں رنگ برنگے موتی انتہائی حسین وخوبصورت دلکش دیدہ زیب مگر ایک دوسرے سے الگ الگ تمام پیکر نظر آئیں گے، جو قدرت الٰہی کا عظیم شاہکار ہوں گے جنہیں دیکھ کر بے اختیار زبان پر آتا ہے فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین ۔ اللہ کی رحمت کا یہ دل کش نظارہ تحریک مساوات کی عظیم مثال بن کر سارے انسانوں کے دلوں میں ایک ہی لگن، درد وفکر ،سوز وگداز کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ یگانگت اور یکسانیت کے جذبات میں تازگی پیدا کرتا ہے، اسی طرح حج کا اسلامی معاشرہ میں ایک نمایاں رول یہ بھی ہے کہ یہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد وارتباط کی عملی دعوت دیتا ہے۔فروعی اور مسلکی اختلافات کا کوئی تصور حج کے مبارک فریضہ میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

حج در اصل سید نا ابراہیم علیہ اسلام اور ان کے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ اسلام کی چند اداؤں، وفاؤں کی تعمیل وتکمیل کا نام ہے۔ اسی لئے امیروغریب، شاہ وگدا،عالم وجاہل سب کو یکساں یونیفارم بلاسلا کپڑا احرام کی نیت سے زیب تن کرنے کا حکم ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ حرم پاک میں سب کو اسی پر عمل کرنا ہوتا ہے۔نفس وشیطان کی کوئی چال اس عمل میں حائل نہیں ہوتی۔ اس سے ہر مسلمان کے دل میں یہ بھی راسخ کیا جاتا ہے کہ یہی زندگی کا تمہارا آخری لباس ہوگا جس کو پہن کر تمہیں برزخی زندگی میں فرشتوں کے سوال وجواب سے گزرنا ہوگا۔

اس کے بعد سب کی زبان پر ایک ہی ترانہ، سب کے دل پر ایک ہی ذات کی وحدت وربوبیت کا نقش ۔تلبیہ اور اس کی وحدانیت کا اعلان بآواز بلند توحید کا یہ نعرہ بلاتفریق وامتیاز سارے حاجیوں کی زبان پر جاری وساری رہتا ہے۔

لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمہ لک والملک لاشریک لک حاجی یہ صدا لگا تا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی کو اس کا ساجھیدار شریک بھی ٹھہرانے کی بار بار نفی کرتا ہے اور تمام تعریف ، حکومت وسلطنت کو منسوب بھی اسی ذات واحد کی طرف کرتا ہے جو ساری کائنات کا خالق ومالک ہے۔ یہ لبیک لبیک (حاضر ہوں،حاضر ہوں) کیا ہے؟ یہ حضرت اسماعیل علیہ اسلام کے اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قربانی کے لئے آواز لگانے پر حاضر ہوتے ہوئے سر جھکانے کا اعتراف عبودیت ہے۔ نماز ، طواف، سعی،کاندھے سے کاندھا ملاکر ایک ساتھ چلنا ، دوڑنا آہستہ اور جلدی عرفات ، مزدلفہ میں ان سب مقامات پر حاضری

ایک ساتھ استلام حجراسود، رمی، قربانی حلق یا قصر کرانے کا اجتماعی عمل ان سب میں یہی ایک راز اور حکمت پوشیدہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان کسی بھی طرح کے گلے شکوے تشنت واختلاف کی اسلامی سماج میں کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ باہم شیروشکر اتفاق ویکجہتی سے تمام دنیائے انسانیت کے لئے ایک قابل رشک مثال بنکر پیش ہوں۔ دراصل حج بھی عالم اسلام میں وحدت اسلامی کی لہر پیدا کرنے کا ایک اجتماعی نظام ہے تاکہ اسلامی معاشرہ اجتماعی شیرازہ بندی کے ساتھ اپنے خالق کے بتائے ہوئے دستور وقوانین کے مطابق زندگی گزارے اور اپنی زندگیوں میں تمام افراد واشخاص مساوات و بھائی چارگی کو جگہ دیں اور وحدت کے خوبصورت خیالات اورحسین جذبات سے اپنی حیات کو مزین کرنااور ان پرعمل پیرا ہونا ہی حج کا اجتماعی پیغام ہے۔

☙♦❧